www.ahlulathar.net

طالبِ علم شرعی علوم میں کیسے آگے بڑھے؟

شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

ایک طالبِ علم شرعی علوم حاصل کرنے میں کیسے تدریجاً آگے بڑھے؟

جواب: تدرج (رفتہ رفتہ آگے بڑھتے رہنا) اللہ کی سنت (طریقہ) ہے اپنے بندوں کے لئے۔ تو طالبِ علم بھی تدریجاً آگے بڑھتا ہے اور لغت میں، فقہ میں، حدیث میں، مصطلح (الحدیث) میں، توحید میں تدریجاً آگے بڑھتا رہتا ہے۔ وہ چھوٹی کتاب سے شروع کرے، (جیسے) اربعین النووی سے شروع کرے پھر العمدۃ پھر بلوغ المرام پڑھے۔

مصطلح (الحدیث) میں وہ النخبة (نخبۃ الفکر) سے یا اس کے علاوہ البيقونية وغیرہ سے شروع کرے پھر الباعث الحثيث اس کے بعد مقدمة ابن صلاح اور پھر تدريب الراوي پڑھے۔

توحید میں الاصول الثلاثة، كشف الشبهات اور كتاب التوحيد پڑھے پھر اس کے آگے کی کتابوں پر جائے جیسے فتح المجيد وغیرہ۔۔ طلبِ علم میں تدرج اللہ کی سنت ہے (بندوں کے لئے)۔

ربانی وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو چھوٹے مسائل بتاتے ہیں پھر اس کے بعد آہستہ آہستہ اگے بڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ بڑے علم تک پہنچ جاتے ہیں۔ اگر تم لوگوں کو وہ باتیں بتاؤگے جن تک ان کی عقلیں نہیں پہنچتی ہوں تو وہ ان کے بعض لوگوں پر فتنہ ہو جاتی ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تھا جسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ یعنی لوگوں کے ساتھ تدریجاً آگے بڑھو۔ مقصد بڑی کتابیں پڑھنا نہ ہوا لا یہ کہ علم کی سیڑھی میں اس نے ایک مرحلے کے بعد دوسرے مرحلے کو طئے کر لیا ہو اور ایک درجے کے بعد دوسرے درجے تک پہنچ گیا ہو یہاں تک کہ ان (بڑی) کتابوں تک پہنچ گیا ہو۔ اس کے بعد الواسطية، التدمرية، الحموية (پڑھے) اور اس جیسی (کتابوں کی) ترتیب کو علماء نے سوچ فکر

کے بعد بیان کیا ہے۔ اس زمانے کے ہمارے علماء یا اس سے پہلے کے علماء تدرج میں پہلے توحیدِ اسماء وصفات میں **الواسطیہ** (**عقیدۃ الواسطیۃ**[1]) سے شروع کرتے پھر **الحمویۃ**[1] پھر **التدمریۃ**[1] پھر **الطحاویۃ**[2] تک جاتے۔

پھر اس کے بعد جاری رکھے الصواعق المرسلۃ جو ابن القیم کی کتاب ہے اور ابن تیمیہ کی کتاب سے شروع کرے **درء التعارض العقل و النقل**[1] ، **اقتضاء الصراط المستقیم**[1] اور **التوسل و الوسیلۃ**[1]۔ درء التعارض العقل و النقل توحید کے علم اسماء والصفات کے باب میں تفصیل ہے جبکہ التوسل والوسیلۃ توحیدِ عبادت کے باب میں تفصیلی کتاب ہے۔

تو طالبِ علم تدریجاً ہر فن میں بڑھتا رہتا ہے۔ حدیث میں وہ شروع کرے، جیسا کہ میں نے کہا اربعین[3] سے پھر العمدۃ[4] پھر بلوغ المرام[5]۔ وہ ریاض الصالحین پڑھے پھر حدیث کی امہات (کتبِ ستہ) پڑھے۔ شروع کرے البخاری سے پھر مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ اور ان کے ساتھ ان کتابوں کی شرح جیسے **فتح الباري**[5]، اور شرح النووی[6]، **تحفة الأحوذي**[7] وغیرہ۔

اسی طرح عربی (زبان) کے علوم میں اپنا حصہ لے اور اسی طرح مصطلح (الحدیث) میں، کیونکہ کتابوں کی شروحات میں علم مصطلح کی مزید چیزیں ملیں گی۔ اسی طرح جرح وتعدیل کے علم میں اور اصول الفقہ میں۔ اسی طرح بلاغت اور علمِ نحو میں کیونکہ ان کتابوں کو (جن کا بیان اوپر گزرا) اچھی طرح سمجھنا ہی ان علوم کی پڑھائی پر منحصر ہے۔

---

[1] یہ کتابیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ہیں، [2] **الطحاویۃ** سے مراد امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ کی عقیدۃ الطحاویہ ہے۔ [3] یعنی ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ کی اربعین النووی۔ [4] یعنی امام عبدالغنی المقدسی کی **عمدۃ الاحکام**۔ [5] یعنی ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کی۔ [6] اس سے مراد مسلم کی شرح جسے امام نووی نے المنہاج کے نام سے کیا ہے۔ [7]

ہمارے اس علمی سفر میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ ہم شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتابوں کی طرف رخ کریں۔ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے ہم سلف کی کتابوں سے شروع کریں جیسے امام بخاری کی خلق **أفعال العباد**, **السنة** : عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن خزیمہ کی **التوحید** لالکائی کی **شرح أصول اعتقاد أهل السنة** اور ابن بطۃ کی **الإبانتين**[۸]۔

یہ کتابیں ہیں جن سے ہم نے منہجِ سلف کو سمجھا ہے اور انہیں سے ہم نے ان اہلِ بدعت کے تعلق سے موقف کو سمجھا ہے جیسے جہمیہ، خوارج، معتزلہ وغیرہ کے جو منحرف لوگ ہیں، کیونکہ اس زمانے میں ہم سخت کمی محسوس کرتے ہیں اور ولاء اور براء کے باب میں بہت بڑی تقصیر اور کمی کا احساس کر رہے ہیں جب کہ ہر کس و ناکس (دین میں اپنی رائے) ملا چکے ہیں۔ انسان کسی گروہ کے تعلق سے گروہ بندی کا شکار ہو چکا ہے، اور اسی بنیاد پر وہ دوستی دشمنی قائم کئے ہوئے ہے گرچہ اس گروہ میں گمراہ ترین اور حق سے سب سے زیادہ دور شخص ہی کیوں نہ ہو۔ اور ہو سکتا ہے وہ دشمنی ایسے شخص سے کر رہا ہو جو توحید میں، عقیدے اور عبادت میں، اخلاق و سلوک میں انبیاء کے منہج پر ہو۔ تو اس نے اپنی گروہ بندی کی وجہ سے اللہ کے لئے دوستی اور محبت اور اسی کے لئے بغض کو گنوا دیا۔

اور علماء جیسے مالک وغیرہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كانُوا آباءَهُمْ أَوْ أَبْناءَهُمْ أَوْ إِخْوانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے۔ (سورۃ المجادلۃ: ۲۲)

---

[۸] الا بانتین سے مراد ابن بطہ العکبری رحمہ اللہ کی دونوں کتابیں: الا بانۃ الکبریٰ اور الا بانۃ الصغریٰ

(علماء نے) اس آیت سے یہ اخذ کیا ہے کہ اہلِ بدعت کا بھی اس میں حصہ ہے، تو ان سے ولاء (دوستی) جائز نہیں بلکہ اللہ کے لئے ان سے دشمنی کی جائے یہاں تک کہ وہ حق کی طرف لوٹ جائیں۔

اور ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم سلف کے منہج پر اہلِ بدعت کے تعلق سے چلیں سوائے اس کے کہ ہم اپنے ان سلفِ صالحین کی کتابوں کو پڑھیں (مطالعہ کریں)۔ جب ہم ان کتابوں کو سمجھ لیں جیسا کہ انہیں سمجھنے کا حق ہے تو ہم یہ سمجھ جائیں گے کہ ہمیں کیسے چلنا ہے، اور لوگوں سے ہمارا تعلق کیسا ہونا چاہئے، اور یہ دنیا کس بنیاد پر قائم ہے، ایسا نہ کرنے پر ہم کھو جائیں گے اور اس میں فرق نہیں کر پائیں گے کہ کون ولاء اور براء (دوستی و محبت اور دشمنی و نفرت) کا مستحق ہے اور ہم دونوں مین فرق نہیں کر سکیں گے۔

مصدر: مرحبا یا طالب العلم (سوالات: فضل العلم و أهله ص٣٥٠تا٣٥٣)

از شیخ ربیع بن ھادی المدخلی حفظہ اللہ

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد